بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

چند باتیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۔ جنوری ۱۹۴۱ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جلسہ سالانہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کا شکر

سب سے پہلے تو میں

اللہ تعالیٰ کا شکر

ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے باوجود اس کے کہ میری طبیعت جلسہ سے قبل بیماری اور کام کی زیادتی کی وجہ سے بہت ضعیف تھی اور میں اپنے نفس میں سمجھتا تھا۔ کہ غالباً میں جلسہ کے موقعہ پر اس حد تک بھی تقریریں نہ کر سکوں گا۔ جس حد تک کہ پہلے کیا کرتا تھا۔ اور دوسرے کاموں میں بھی غالباً کمی کرنی پڑے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ کسی کام میں کوئی کمی نہیں کرنی پڑی بلکہ پہلے جلسوں کے بعد میں جس قدر کوفت محسوس کیا کرتا تھا۔ اس سال اس سے بہت کم کوفت محسوس ہوئی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا جلسہ آیا ہی نہیں۔ بلکہ کئی لحاظ سے میں اس وقت اپنی طبیعت کو جلسہ سے پہلے کی نسبت بہت بہتر پاتا ہوں۔ گویا ایک قسم کا علاج ہو گیا۔ بے شک جلسہ کے بعد کھانسی ضرور ہوئی ہے۔ مگر یہ کھانسی حلق کی معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کھانسی سے ضعف نہیں ہوتا۔ اور پھر پہلے سالوں کی نسبت اس سال کھانسی میں بھی کمی ہی رہی ہے۔ گو دو چار روز قبل کھانسی کچھ زیادہ تھی۔ مگر کل قریباً نہیں اُٹھی۔ آج کچھ کچھ اُٹھ رہی ہے۔ مگر اس دفعہ کا حملہ اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ جو پہلے سالوں میں جلسہ کے بعد ہوا کرتا تھا۔ پہلے تو جلسہ کے بعد ایسی

شدید کھانسی

ہوا کرتی تھی۔ کہ مجھے رات کے ایک ایک دو دو بجے تک بستر میں بیٹھ کر وقت گزارنا پڑتا تھا۔ اور نیند نہیں آتی تھی۔ اس سال گو صبح شروع ہوتی ہے۔ مگر دس بجے تک رہ جاتی ہے اور پھر شام کو کچھ شروع ہو کر سونے کے وقت تک رُک جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سردی لگنے کی وجہ سے مثانے کی بھی کچھ شکایت ہوئی۔ اور جگر کی خرابی کا کچھ دورہ ہوا۔ مگر مجموعی لحاظ سے اور توقع کے بالکل خلاف میری طبیعت بہت اچھی رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسی نصرت کی ہے کہ کام بھی ہو گیا۔ اور طبیعت میں بھی کوئی خرابی نہیں ہوئی۔ بلکہ طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ اس میں کچھ دخل ایک اور بات کا بھی ہے۔ مگر وہ بھی

خدا تعالیٰ کا فضل

ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ میں ہمیشہ عام طور پر جلسہ کی تقریروں کے نوٹ دورانِ جلسہ میں لیا کرتا ہوں۔ چونکہ فرصت نہیں ہوتی۔ اس لئے میرا قاعدہ ہے۔ کہ سفید کاغذ تہہ کر کے جیب میں رکھ لیا کرتا ہوں اور دوسرے کاموں کے دوران میں جو وقت مل جائے۔ اس میں کاغذ نکال کر نوٹ کرتا رہتا ہوں۔ مثلاً ڈاک دیکھ رہا ہوں۔ دفتر والے کاغذات پیش کرنے کے لئے لانے گئے۔ اور اس دوران میں میں نوٹ کرنے لگ گیا۔ یا نماز کے لئے تیاری کی۔ سنتیں پڑھیں اور جماعت تک جتنا وقت ملا۔ اس میں نوٹ کرتا رہا۔ اس طرح میں یہ تیاری پندرہ سولہ دسمبر سے شروع کر دیتا تھا اور قریباً ۲۲۔ ۲۳ دسمبر تک کرتا رہتا۔ اور اس کے بعد دوسرے کاموں سے فراغت حاصل کر کے

نوٹوں کی تیاری

میں لگ جاتا۔ لیکن ان کو درست کر کے لکھنے کا کام میں بالعموم ۲۷۔ ۲۸۔ کو کرتا تھا۔ اور اس کے لئے وقت انہی تاریخوں میں ملتا تھا۔ اس وجہ سے طبیعت میں کچھ فکر بھی رہتا تھا۔ کہ صاف کر کے لکھ بھی سکوں گا۔ یا نہیں۔ لیکن اس دفعہ قرآن کریم کی تفسیر کا کام رہا۔ اور اس کے لئے وقت نہ تھا۔ ۲۲۔ کی شام کو ہم تفسیر کے کام سے فارغ ہوئے۔ ۲۳ کو بوجھ اور کام کرنے تھے۔ وہ کئے۔ ۲۴ کی شام کو نوٹوں کا کام شروع کیا۔ اور فکر تھا۔ کہ یہ کس طرح کروں گا

مگر اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ نوٹوں کی تیاری میں بہت آسانی ہوگئی۔ حوالے وغیرہ بہت جلد جلد ملتے گئے۔ اور ۲۵ کی شام کو تینوں لیکچروں کے نوٹوں سے میں فارغ ہو چکا تھا۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ مجھے زیادہ کوفت نہیں ہوئی۔ کیونکہ زیادہ محنت نہ کرنی پڑی۔ اگر مضمون پیچیدہ ہوجاتا تو مجھے زیادہ محنت کرنی پڑتی۔ اور پھر بوجھ بھی زیادہ محسوس ہوتا۔ اور تکلیف ہوتی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے بچا لیا۔

چندہ تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے ۳۱ جنوری تک بھیجدیں

اس کے بعد میں احباب کو

تحریک جدید کی طرف توجہ

دلانا چاہتا ہوں۔ گو اس بات سے زیادہ تر فائدہ قادیان کے دوستوں کو ہی پہونچ سکے گا۔ کیونکہ یہ بات ان تک آج ہی پہونچ جائے گی۔ میں نے تحریک جدید کے وعدوں کے لئے آخری تاریخ ۷ جنوری ۱۹۴۱ء مقرر کی تھی۔ آج ۳ ہے۔ اور اس لحاظ سے صرف چار روز باقی ہیں۔ اور اس تنگ وقت میں یہ بات بیرونی جماعتوں کو پہنچنی مشکل ہے۔ بیرونی جماعتوں کے لئے حسب قاعدہ سابق ۸ جنوری کی تاریخ آخری ہے یعنی جن خطوط پر ۸ جنوری کی مہر ہوگی وہ وعدے میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے۔ آخری تاریخ تو سات ہے۔ مگر سات کی شام کو چونکہ ڈاک نہیں نکل سکتی۔ اس لئے ۸ کی مہر والے خطوط میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے۔ اس دفعہ میں نے چونکہ میعاد بہت کم مقرر کی تھی۔ اس لئے جو لوگ پوری طرح کام نہیں کر سکے۔ اور جلسہ کی وجہ سے ان کو موقعہ بھی کم مل سکا ہے۔ دس دن تو کم سے کم جلسے میں چلے گئے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے لئے میں اس میعاد میں توسیع نہیں کرتا۔ البتہ جن کے لئے مجبوریاں تھیں ان کے لئے

۱۷ جنوری دوسری میعاد

مقرر کرتا ہوں۔ یہ میعاد قادیان کے لوگوں کے لئے نہیں۔ کیونکہ ان کے حالات دوسروں سے مختلف ہیں۔ یہاں کے دوستوں کو اگر جلسہ میں کام کرنا پڑا ہے۔ تو معاً بعد ان کے لئے فراغت بھی ہوگئی۔ انہوں نے کہیں آنا جانا نہ تھا۔ یہیں کام شروع کرنا تھا۔ اور یہیں ختم کر دینا تھا۔ پس یہ دوسری میعاد قادیان اور قادیان کے اردگرد کے لئے یعنی جو جماعتیں جماعت قادیان کے تابع ہیں نہیں۔ ان کے لئے میعاد ۸ جنوری کو ختم ہو جائے گی باہر کی جن جماعتوں کے لئے مشکلات تھیں۔ اور

جلسہ کی وجہ سے

یا اَور وجوہ سے جن کے لئے مجبوری تھی۔ ان کے لئے میں پہلی میعاد کو تو لمبا نہیں کرتا۔ البتہ دُوسری میعاد مقرر کر دیتا ہوں۔ جو دوست اپنے خطوط ۱۸ کو ڈاک میں ڈال دیں گے۔ ان کے وعدے میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے۔ (چونکہ یہ خطبہ آٹھ دن تک شائع نہیں ہو سکا۔ اب یہ میعاد

۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء تک

بڑھائی جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ اس عرصہ تک سب دوست اور جماعتیں اپنے وعدے دفتر میں بھجوا دیں گے۔) ہندوستان سے باہر کی جماعتوں کے لئے حسب دستور سابق وعدوں کی آخری تاریخ آخر مارچ تک ہے۔ اور یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ یا امریکہ کے دوسرے ملکوں کے لئے اگر وہاں کوئی احمدی ہوں۔ تو یہ میعاد جون تک ہے۔

میعاد کو مختصر کرنے کی وجہ سے دوستوں نے چستی سے کام کیا ہے۔ مگر ابھی بہت بڑی مقدار وعدوں کی باقی ہے۔ اور دوستوں کو چاہیئے۔ کہ باقی دنوں میں اس کمی کو پورا کریں۔ تا یہ سال پہلے سالوں کی نسبت بہتر رہے اور ان سے پیچھے نہ رہے۔

اس کے بعد میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ

تفسیر کبیر

کی ۱۷۳۰ جلدیں بک چکی ہیں۔ اور ۲۸۰ کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح گویا اگر یہ وعدے پورے ہو جائیں۔ تو دو ہزار دس جلدیں فروخت ہو جائینگی۔ اور قریباً ایک ہزار باقی رہ جائیں گی۔ اور ابھی بعض بڑی بڑی جماعتیں باقی ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ واری کو ادا کرنا ہے۔ انہوں نے ابھی خود خریدنا ہے۔ اور دوسروں کے پاس بھی فروخت کرنا ہے۔ مثلاً لاہور۔ امرتسر۔ گجرات۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ پشاور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ کراچی۔ بمبئی۔ مدراس۔ کلکتہ۔ بھاگلپور۔ پٹنہ۔ لکھنؤ وغیرہ کی جماعتیں ہیں۔ پھر یوپی کی اکثر جماعتیں ہیں۔ حیدرآباد اور سکندرآباد کی جماعتیں ہیں۔ پھر ہندوستان سے باہر کی جماعتیں ہیں۔ اور یہ سب کوشش کریں تو بالکل معمولی کوشش سے

چار پانچ ہزار جلدیں

فروخت ہو سکتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر صرف لاہور کی جماعت ہی محنت سے کام کرے تو وہاں ہزار دو ہزار جلدیں ضرور لگ سکتی ہیں۔ مگو یہ دیکھتے ہوئے کہ ساری جماعت پوری طرح کام نہیں کرتی۔ اگر لاہور کی جماعت احمدیوں میں اور دوسروں میں ملا کر پانسو نسخے بھی لگوا دے تو سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے کم سے کم ذمہ داری ادا کر دی ہے حیدرآباد اور سکندرآباد وغیرہ میں امراء کی کثرت اور جماعت کے مخلصین کی حالت کو دیکھ کر میں سمجھتا ہوں۔ پانسو سے کم وہاں نہیں فروخت ہونی چاہئیں۔ اور اس طرح ایک ہزار جلدیں تو انہی دو جگہوں میں فروخت ہو جانی چاہئیں۔ پھر

ہندوستان سے باہر

بھی کم سے کم پانسو لگنی چاہئیں۔ اور اگر ساری جماعت پوری ذمہ داری کے ساتھ کام کرے تو اس کے دس ہزار نسخے فروخت ہو جانے چاہئیں۔ سردست صرف ایک ہزار نسخے باقی ہیں۔ اس لئے جماعتیں اگر جلدی نہ کریں گی۔ تو انہیں بالکل محروم رہنا پڑے گا۔ اس لئے دوستوں کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اپنے علاقوں میں اسکی اشاعت کرنی چاہیئے۔ تا آئندہ کے لئے وہاں قرآن کریم کا بیج بو دیا جائے۔ اگر انہوں نے جلدی نہ کی تو پھر

دوسرے ایڈیشن تک انتظار

کرنا پڑے گا جو پہلے کے ختم ہونے پر ہی شائع ہو سکتا ہے۔ اور اس لئے ممکن ہے سال دو سال بعد شائع ہو سکے۔ اور اتنا لمبا وقفہ پڑ جانے سے اپنے دل پر بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ اور دوسروں کا جوش بھی ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ بعض دوستوں نے

تفسیر کی مفت اشاعت

کے لئے قیمتیں دی ہیں۔ ایک دوست نے سو جلدوں کی ایک نے بیس کی اور ایک نے گیارہ کی قیمت دی ہے۔ مجھے صرف انہی تین کا علم ہے۔ ہم نے ان کی قیمتیں شکریہ کے ساتھ لے لی ہیں۔ مگر میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ایک ہی آدمی ڈیڑھ دو سو جلدوں کی قیمت دے دے۔ اور اس طرح مخلصین اپنے اوپر چار چار پانچ پانچ سو کا بوجھ ڈال لیں۔ بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ دوسروں میں کتب فروخت کی جائیں۔ دوسروں کو مفت دے دینے سے اپنے اوپر تو بوجھ پڑ جاتا ہے۔ مگر فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ جن کو مفت دے دی جائے

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ صلح ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت عید کے روز شام کے وقت انفلوئنزا کی وجہ سے ناساز ہوگئی۔ رات کو اسہال بھی آتے رہے۔ جمعہ کے دن تیز بخار رہا۔ آج دس بجے شب کی اطلاع ہے کہ خدا کے فضل سے اب بخار تو نہیں مگر سستی کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔ حضور کی علالت طبع کے سبب ۱۰ تاریخ کو خطبہ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ حرم ثانی کو بخار ہو گیا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

پرسوں صبح ڈاکٹر لال محمد صاحب کی لڑکی کی اور بعد عصر ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب آف کوئٹہ کی لڑکی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دونوں تقریبوں میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔

ان میں سے نوّے فیصدی اسے کھول کر بھی نہ دیکھیں گے۔ لیکن جو شخص پانچ چھ روپیہ خرچ کرے گا۔ وہ اسے پڑھے گا بھی ؛؛

پس جن دوستوں نے رقوم دی ہیں۔ ان کو ہم نے لیا ہے۔ مگر میں یہ نہیں سمجھتا۔ کہ انہوں نے اپنی ذمہ واری کو ادا کر دیا ہے۔ یہ ان کی طرف سے **زائد نیکی** ہے۔ اور نفل ہے۔ ان کی ذمہ واری ابھی باقی ہے۔ جو انہیں ادا کرنی چاہیئے اور یہ خریدار پیدا کرنے سے ہی ادا ہو سکتی ہے۔

جلسہ سے قبل مجھے یہ رپورٹ ملی تھی کہ قادیان کے لوگوں نے اپنی ذمہ واری کو اس بارہ میں ادا نہیں کیا۔ یہاں سینکڑوں نسخے لگنے چاہیئے تھے۔ کیونکہ یہاں تعلیم زیادہ ہے۔ اور لوگوں میں قرآنِ کریم کو سمجھنے کی اہمیت زیادہ ہے۔ مگر ابھی یہاں کے دوستوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ انہیں جلد سے جلد اپنے فرض کو ادا کرنا چاہیئے۔

غیر مبائعین میں خصوصیت سے تبلیغ کی جائے

اس کے بعد میں نئے سال کے متعلق دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس سال انہیں خصوصیت کے ساتھ **پیغامیوں میں تبلیغ** کرنی چاہیئے۔ میں نے پچھلے سال بھی اس کے متعلق تحریک کی تھی۔ مگر وہ دوران سال میں تھی۔ اور گو بعض دوستوں نے اس طرف توجہ کی۔ مگر دیسا اچھا کام نہیں ہوا۔ بعض دوستوں نے نئے مضامین لکھے۔ بعض نے تبلیغ کی۔ اور ان میں سے بعض نے بعیت بھی کی۔ مگر ان کی تعداد بہت کم تھی۔ میرا اندازہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ دس بارہ بعیت میں شامل ہوئے ہیں۔ اور گو پیغامیوں کی تعداد بھی تین چار ہزار ہی ہے۔ اور اسی لحاظ سے ان میں سے احمدی ہو سکتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک یہ تعداد کافی نہیں ہے۔ اور اگر ہم پوری طرح ان پر ٹوٹ پڑیں۔ اور سارا زور لگا کر تبلیغ کریں۔ تو جلد از جلد کامیابی ہو سکتی ہے۔ ان میں ایک طبقہ تو ایسا ہے۔ جو بہت بگڑ چکا ہے۔ اور اس کی حالت ایسی ہے۔ کہ اب میرے نزدیک ان کی اصلاح ناممکن ہے۔ انہوں نے اپنے دل کو بہت گندا کر لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں پر انہی کے دلوں کے تیار کردہ تالے لگا دیئے ہیں۔ انہوں نے سچائی کو قبول کرنے سے ایسا اعراض کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل نے بھی ان سے مونہہ موڑ لیا ہے۔ اور جب تک ان کے اندر **نئی تبدیلی** نہ پیدا ہو۔ نئے سامان ان کی ہدایت کے پیدا نہ ہوں۔ ان کو ہدایت نہیں ہو سکتی۔ لیکن ایک طبقہ ان میں ایسا بھی ہے۔ جو واقعی دل میں اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتا ہے۔ اور صداقت سمجھ کر اسے اختیار کئے ہوئے ہے۔ یہ طبقہ خود بھی گمراہ ہے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے ان لوگوں کا حق ہم پر مقدم ہے۔ اور جماعت کو ان کی ہدایت کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ لوگ احمدی کہلاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سارے کلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ گو اس کے بعض حصوں کے معنے اور کرتے ہیں اور دوسروں کی نسبت ہمارے زیادہ قریب ہیں۔ گو ان کے دلوں میں ہم سے دُشمنی ہے۔ مگر وہ اپنے ائمہ کی پیروی میں ہے۔ جن کے دل ہمارے خلاف بغض سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کے اس بغض کا پرتو ہی عوام پر پڑتا ہے۔ ان کے اپنے دل کی یہ کیفیت نہیں۔ اس لئے ان کا زیادہ حق ہے۔ کہ ہم ان کی **ہدایت کے لئے کوشش** کریں ؛؛

پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر جہاں جہاں بھی پیغامی ہوں۔ مثلاً لاہور۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ فیروز پور۔ پشاور وغیرہ ان سب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ خصوصیت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اس سال کوشش کریں۔ کہ ان میں سے زیادہ سے زیادہ کو ہدایت نصیب ہو ؛

گزشتہ سالوں میں ان لوگوں نے **ہم پر ناواجب طور پر حملے** کئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے ایسے دشمنوں کی مدد کی ہے۔ اور ان کو چندے دیئے ہیں۔ جنہوں نے بلاوجہ ہم پر حملے کئے اور ہم پر ناواجب اتہامات لگائے۔ گو وہ انکار کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ان کی مدد نہیں کی۔ مگر ان کے اپنے کئی لوگوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے۔ دراصل ان کا انکار ایسا ہی ہے۔ جیسے بعض پُرانے مولویوں نے بعض ناجائز باتوں کو جائز کرنے کے لئے بعض حیلے تراش رکھے ہیں۔ مثلاً عید کی نماز کے بعد قربانی کا حکم ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر کسی کا دل چاہے۔ کہ نماز سے پہلے اپنی قربانی کا گوشت کھائے۔ تو وہ یوں کر سکتا ہے۔ کہ کسی گاؤں میں جانور لے جا کر ذبح کرلے۔ کیونکہ جہاں عید کی نماز نہ ہوتی ہو۔ وہاں یہ شرط نہیں۔ عید کی نماز تو شہر میں ہوتی ہے۔ دیہات میں نہیں۔ پس کسی گاؤں میں جا کر جہاں عید کی نماز نہ ہوتی ہو۔ نماز سے پہلے قربانی کر کے اپنے گھر میں لائی جا سکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب قربانی کو آدمی حیثی سمجھے پیغامیوں کا ہمارے دُشمنوں کو مدد دینے سے انکار بھی دراصل اسی قسم کا ہے۔ وہ حیلے بنا لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ انجمن کے روپیہ سے ہم نے کوئی مدد نہیں دی۔ وہ زید۔ بکر سے چندہ کر کے دے دیتے ہیں جب مستریوں نے فتنہ انگیزی شروع کی۔ تو اس وقت بھی ان لوگوں نے ان کی مدد کی۔ مگر ساتھ ہی ساتھ انکار بھی کرتے رہے۔ لیکن ان کی پارٹی کے بغداد کے سکرٹری نے ہمیں لکھ کر دیا۔ کہ مجھے اپنے سنٹر سے ان لوگوں کے ٹریکٹ اور اشتہار وغیرہ تقسیم کے لئے آتے رہے ہیں۔ اب بھی انہوں نے ہمارے مخالفوں کی مدد کی ہے۔ مگر اس سے انکار کرتے ہیں۔ اور انکار سے ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم نے **انجمن کے روپیہ سے اُن کی مدد** نہیں کی۔ مگر کرتے ضرور ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ چھوٹی سی جماعت ہے مسجد میں بیٹھے ہوئے چند لوگوں کو تحریک کر دی۔ اور ان سے روپیہ لے کر دیدیا تو یہ لوگ اس قسم کے حیلے بنا بنا کر ہمارے دُشمنوں کو مدد دیتے ہیں۔ جو ہم پر ناواجب حملے کرتے ہیں۔ مگر ہمیں اس کی پروا نہیں۔ ان لوگوں میں سے ایک مالدار خاندان کا ایک فرد مصری صاحب کے فتنہ کے شروع میں یہاں آیا۔ اور اس نے مصری صاحب کو ایک معقول رقم دی۔ کہ ان لوگوں کا خوب مقابلہ کرو ہم تمہاری مدد کرتے رہیں گے۔ پھر مصری صاحب کے ساتھی مثلاً حکیم عبد العزیز۔ اور عبد الرب پٹھان وغیرہ بھی اس خاندان کے پاس جاتے رہے۔ اور ان سے مدد لیتے رہے۔ مگر خدا تعالےٰ کی قدرت کہ اسی سال اس خاندان کا ایک نوجوان پھر یہاں آیا۔ اور مجھے کہا۔ کہ ہمیں فلاں بڑا کام مل سکتا ہے۔ آپ ہماری سفارش کر دیں۔ کوئی اور ہوتا۔ تو ان کو جتاتا۔ اور کہتا۔ کہ تم تو ہماری اس طرح مخالفت کرتے رہے ہو۔ مگر **مومن کا بدلہ** اور رنگ کا ہوتا ہے۔ اور وہ یہی کہ جو لوگ سالہا سال گالیاں دلواتے رہے۔ وہ ان کے بھلے کا کام کرے۔ چنانچہ میں نے ان کی سفارش کی۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ میں نے وہی بدلہ لیا۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت کے مطابق ہے ہمیں ان لوگوں سے کوئی دُشمنی نہیں بلکہ خیر خواہی ہے۔ بے شک وہ دُشمنی میں انتہا سے بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر اصل دُشمنی چند ائمہ کو ہے باقیوں میں ان کی دُشمنی کا انعکاس ہے۔ اس لئے وہ اصل مجرم نہیں ہیں اس لئے ہم ان سے مایوس نہیں۔ اور اگر پُوری توجہ سے تبلیغ میں لگ جائیں۔ تو ضرور ان کو ہدایت ہو سکتی ہے۔

پس اس سال کے لئے

جماعت کا بڑا مقدم کام

یہی ہے۔ کہ خصوصیت سے ان لوگوں میں تبلیغ کی جائے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھیں۔ کہ دوسری تحریکیں نظر انداز نہ ہوں ہماری عمریں بہت گذر چکی ہیں۔ اور تھوڑی ہی باقی ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنی زندگیوں میں احمدیت کو کم سے کم ہندوستان میں مضبوط حالت میں قائم شدہ دیکھ سکیں۔ ہر دن اور ہر رات ہمیں موت سے قریب کرتی جارہی ہے۔ اور صحابہ کے بعد جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا یہ کام تابعین کے ہاتھ میں اور پھر ان کے بعد تبع تابعین کے ہاتھوں میں جائے گا۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ

آئندہ احمدی ہونے والے

جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں دیکھا۔ وہ یہ تو کہہ سکیں۔ کہ ہم نے آپ کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ یا یہ کہ آپ کے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ پس جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ان کی زندگیاں بہت قیمتی ہیں۔ اور جتنا کام وہ کر سکتے ہیں دوسرے نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ مرنے سے قبل احمدیت کو مضبوط کر دیں۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے ایسی محنت سے کام کیا۔ کہ احمدیت کو دُنیا میں پھیلا کر مرے۔ اگر جماعتیں اس طرف پوری طرح متوجہ ہوں تو چند سال میں ہی دُنیا میں تغیر عظیم پیدا ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ مَیں عنقریب تفسیر کبیر کی پہلی جلد کا کام شروع کرنے والا ہوں۔ احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر قسم کی روکوں کو دُور کر کے اس کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دُنیا کی ہدایت کا موجب بنائے چونکہ جمعہ کی نماز کے بعد مہمانوں نے جانا ہے۔ بارش بھی ہو رہی ہے۔ اور نمازیں جمع ہونی ہیں۔ اس لئے میں اسی پر خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اپنے عقائد ترک کر کے غیر مبایعین سے جا ملے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے عداوت کا عبرتناک انجام

(۱)

صحیح عقائد کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ ان میں تسلسل اور ارتباط پایا جاتا ہے۔ ایک عقیدہ کو چھوڑنے سے دوسرے عقائد کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ خلافت نبوت اور الوہیت میں محکم رابطہ موجود ہے۔ الوہیت ذات باری کا منکر نبوت اور خلافت پر ایمان نہیں لا سکتا نبی مظہر الٰہی ہوتا ہے۔ اس لئے انبیاء کے منکر اور معاند آہستہ آہستہ ہستی باری تعالےٰ کے منکر ہو جاتے ہیں۔ خلیفہ نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ اس لئے خلفا کے دشمن اور مخالف ہرگز ان عقائد صحیحہ پر قائم نہیں رہ سکتے۔ جن پر نبیٔ وقت نے ان کو قائم کیا ہوتا ہے خلفائے راشدین کے مخالف مسلمان کہلانے والے موجود ہیں۔ مگر ان کے عقائد و اعمال کا جو حال ہے وہ سب پر عیاں ہے۔

غیر مبایع اکابر نے مرکز احمدیت سے علیحدگی اختیار کرتے وقت ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ ہم صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے انتخاب خلافت کو اس صورت میں جائز سمجھتے ہیں۔ کہ وہ صدر انجمن کے اختیارات میں دخل نہ دیں۔ اور پرانے احمدیوں سے بیعت لینا ضروری قرار نہ دیں۔

(پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

گویا ابتداءً صرف انجمن کے خلیفہ کے ماتحت ہونے یا نہ ہونے کا جھگڑا تھا۔ اور اس بناء پر یہ لوگ مرکز سلسلہ سے الگ ہو کر خلیفہ کے منکر ہو بیٹھے تھے۔ لیکن آج جس جگہ یہ جا پہونچے ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ پس یہ ممکن ہی نہیں کہ خلفاء کی مخالفت کے منصوبوں کے باوجود کوئی نبی کے عقائد پر قائم رہ سکے۔ جس طرح تاریکی اور نور جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح خلفاء کی عداوت اور نبی کے مسلک پر ثابت قدم رہنا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آیت استخلاف میں ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کہہ کر دین کی اضافت خلفاء کی طرف کی ہے۔

(۲)

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے جون ۱۹۳۷ء میں خلافت ثانیہ کے خلاف جب بغاوت شروع کی تو لکھا۔ کہ "میری بیعت سے علیحدگی بدیں وجہ ہے۔ کہ میں آزاد ہو کر جماعت کو نئے خلیفہ کے انتخاب کی طرف توجہ دلا سکوں" گویا وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت سے کسی عقیدہ کے اختلاف کے باعث علیحدہ نہیں ہوئے تھے۔ صرف حضور کی ذات سے ان کو اختلاف تھا۔ عقائد کے سوا وہ جماعت کے موجودہ نظام کو بھی درست جانتے تھے۔ اسی اشتہار میں لکھتے ہیں۔ "میں ہرگز اس بات کو نہیں چاہتا کہ سلسلہ کے موجودہ نظام کو توڑ دیا جائے"۔

اس سے بھی واضح تر الفاظ میں مصری صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔

"دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو بجز اس جماعت کے جس نے آپ کو خلیفہ تسلیم کیا ہوا ہے"۔ (اشتہار "جماعت کو خطاب" مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۷ء)

اسی بناء پر مصری صاحب نے لکھا تھا۔ "میں آپ سے الگ ہو سکتا ہوں۔ لیکن جماعت سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جماعت سے علیحدگی ہلاکت کا موجب ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے"۔ (اشتہار مذکور صـ۲)

ان عبارتوں کا مطلب نہایت واضح ہے یعنی جماعت احمدیہ قادیان اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پیرووں کے عقائد ہی وہ صحیح عقائد ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق ہیں۔ جماعت احمدیہ سے علیحدگی یا جماعت احمدیہ قادیان کے عقائد سے انحراف ہلاکت کا موجب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد سے انحراف ہے۔

شیخ مصری صاحب کا یہ اقرار اس وقت کا نہیں۔ جب وہ خلافت ثانیہ سے وابستہ ہونے کے مدعی تھے۔ اس وقت کے تو بیسیوں حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ یہ الفاظ انہوں نے اس وقت شائع کئے۔ جبکہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیعت سے علیحدگی کا اعلان کر رہے تھے۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ شیخ صاحب کے نزدیک اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت مسلم تھی۔ اور یہی وہ عقیدہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا سے منوایا تھا۔ اس کو چھوڑنا ہلاکت کا موجب تھا۔ اے ڈی ایم گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ میں بجواب جرح بھی شیخ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی تسلیم کیا تھا۔

(۳)

مذہبی دُنیا میں روحانی سزائیں ہوتی ہیں حقائق سے بُعد۔ اور سچے عقیدہ سے محرومی روحانی عالم میں بہت بڑی سزا ہے۔ قرآن مجید میں اسی سزا کو دلوں پر مہر کر دینے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب مستریوں نے خلیفۂ برحق سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود پر ناپاک الزامات لگائے تو لاہوری فریق نے ان کے فتنہ کو ہوا دی اور کہا کہ اگر یہ الزامات جھوٹے ہیں۔ تو ان کو سزا کیوں نہیں ملتی۔ زیادہ دیر نہ گزری۔ کہ مستریوں کے دلوں پر زنگ لگ گیا۔ مَیں زیادہ تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ وہ احمدیت کی نعمت سے محروم ہو گئے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے اشد ترین دشمنوں کے پہلو بہ پہلو احمدیت کے مٹانے کی کوشش کرنا ان کا شیوہ ہو گیا۔

حالانکہ ابتداء میں وُہ بھی یہی کہتے تھے۔ کہ ہم پکے احمدی ہیں۔ ہمیں صرف خلیفہ سے اختلاف ہے۔ ہم احمدیت کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوانعہ سچے ہیں۔ تو غیر مبایعین کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ مستریوں کی اس صداقت سے محرومی کا باعث کیا ہے؟ کیا یہ خدا کے قائم کردہ خلیفہ پر بہتانات کا نتیجہ نہیں۔ بے شک خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ مگر وُہ اپنے اثرات سے پہچانی جاسکتی ہے:۔

شیخ مصری صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء یعنی یہ کہ :۔

"مجھے یہ بھی یقین ہے۔ کہ جو شخص مجھے چھوڑتا ہے۔ وُہ حضرت مسیح موعودؑ کو چھوڑتا ہے" کے جواب میں لکھا تھا۔ کہ :۔

"میں اپنے ایمان کے متعلق جناب خلیفہ صاحب کو اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے یقین دلاتا ہُوں۔ کہ مَیں حضرت مسیح موعودؑ پر سچے دل سے ایمان رکھتا ہُوں"

(اشتہار بڑا بول مورخہ ۲۳ دسمبر ۳۷ء)

پھر اسی اشتہار میں "احمدیت یا عقائد کو چھوڑ دینے کے پروپیگنڈا کو جھوٹا الزام" قرار دیا ہے :۔

(۴)

مصری صاحب نے چاہا تھا۔ کہ عداوتِ محمودؑ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور صحیح عقائد کو جمع رکھیں۔ مگر یہ ممکن نہ تھا۔ چنانچہ دیکھ لیجئے۔ کہ ابھی مصری صاحب پر چار برس بھی نہیں گزرے۔ کہ وُہ نبوتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر ہو بیٹھے۔ اور ان کی پیغامیت بالکل عریاں ہوگئی ہے۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۰ء کو شیخ صاحب نے غیر مبایعین کے سالانہ جلسہ میں "نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے خیالات میں تبدیلی نہ ہُوئی" کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ :۔

(۱) "گزشتہ دنوں میں سامنے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب۔ اُن کے زمانہ کے اخبارات کے وہ مسئلہ نبوت کے پیش نظر نہایت غور (؟) سے مطالعہ کئے"

(۲) "حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہُوں۔ کہ آپ نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور آپ کے کلام سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امت کے کسی فرد کو حقیقی نبوت حاصل نہیں ہوسکتی ہے"

(۳) "آپ کا دعوےٰ محدثیت کا ہے۔ گو آپ کو محدثین میں خاص اور امتیازی درجہ حاصل ہے۔ اور بعض خصوصیات محض آپ کے۔ لئے ہی ہیں لیکن یہ بات آپ کو محدثیت کے درجہ سے نکال کر حقیقی نبوت کے درجہ پر نہیں پہونچا سکتی۔ جس طرح ایک بی اے کا طالب علم خواہ وُہ ساری یونی ورسٹی میں اوّل رہے۔ بی۔ اے ہی ہوگا۔ اوّل رہنے سے وُہ ایم۔ اے نہیں بن جائیگا"

(۴) میرے دل میں جماعتِ قادیان کے لئے درد ہے (؟) جناب خلیفہ صاحب کی وجہ سے اس جماعت کو بہت سی غلطیاں لگ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک زبردست غلطی مسئلہ نبوت کے متعلق ہے"

(پیغام صلح ۸ جنوری ۱۹۴۱ء)

ان اقتباسات سے ثابت ہے کہ مصری صاحب اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے منکر ہو گئے ہیں۔ اس جگہ یہ بحث نہیں۔ کہ مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا "نہایت غور سے مطالعہ" قبل ازیں کیوں نہ کیا۔ یہ موقعہ قادیان سے نکل جانے اور خلیفۂ برحق سے منقطع ہوجانے کے بعد ہی انہیں کیوں حاصل ہُوا۔ جیسا کہ بالعموم غیر مبایع بننے والوں کا ادعا ہُوا کرتا ہے۔ بلکہ اس جگہ صرف یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اب مصری صاحب کسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے منکر ہوگئے ہیں۔ کیا یہ اس امر کا واضح ترین ثبوت نہیں۔ کہ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عدو عقائد صحیحہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور خلیفۂ برحق کو چھوڑنے والا نبی کو بھی چھوڑتا ہے؟ مصری صاحب نے طنزاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو لکھا تھا۔ کہ :۔

"ادھر سے آپ شور مچانا شروع کردیں۔ کہ دیکھا۔ میں نہیں کہتا تھا۔ کہ یہ اندر سے مستریوں۔ یا پیغامیوں یا احراریوں سے ملے ہُوئے ہیں" (اشتہار جماعت کو خطاب)

مصری صاحب! اب اپنے ان الفاظ کو پڑھئے۔ اور بتلائیے۔ کہ کیا سیدنا حضرت محمودؑ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی فراست دُرست نہ تھی؟ میں بالآخر جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق مصری صاحب کے متضاد اقرار بالمقابل درج کر دیتا ہُوں :۔

الف

"دُنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہُوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو بجز اس جماعت کے جس نے آپ کو خلیفہ تسلیم کیا ہوا ہے"

(اشتہار ۱۳۔ جولائی ۱۹۳۷ء)

ب

"میرے دل میں جماعتِ قادیان کے لئے درد ہے۔ جناب خلیفہ صاحب کی وجہ سے اس جماعت کو بہت سی غلطیاں لگ رہی ہیں ان میں سے ایک زبردست غلطی مسئلہ نبوت کے متعلق ہے"

(پیغام صلح ۸۔ جنوری ۱۹۴۱ء)

سچ ہے۔ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں کی مخالفت، اور عداوت کا یہی انجام ہوتا ہے۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار :۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری۔

قادیان میں عیدالاضحیہ کی تقریب سعید

قادیان ۱۲۔ صلح ۱۳۲۰ ہش۔ ۹۔ تاریخ کو عیدالاضحیہ کی تقریب منائی گئی مرد۔ عورتیں۔ اور بچے صبح سے ہی عیدگاہ میں جانے لگ گئے۔ جہاں فرش اور خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ اور آلۂ نشر الصوت کا اہتمام تھا۔ دس بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پیدل عیدگاہ میں تشریف لائے۔ اور محراب عیدگاہ میں بیٹھ کر لوگوں کے آنے کا انتظار فرماتے رہے۔ جو مختلف اطراف سے بکثرت آرہے تھے۔ چونکہ مجمع کئی ہزار کا تھا۔ اور آلۂ نشر الصوت میں کچھ نقص محسوس کیا گیا۔ اس لئے سب تک آواز پہونچانے کے لئے مختلف مقامات پر مکبّر مقرر کئے گئے۔ اس طرح ۱۰½ بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز پڑھائی۔ اور پھر خطبۂ عید ارشاد فرمایا۔ جو ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا :۔

آلۂ نشر الصوت نماز کے دوران میں ہی درست ہوگیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے خطبۂ عید تمام مردوں اور عورتوں نے اچھی طرح سُنا۔ خطبہ ختم ہونے پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام مجمع سمیت دُعا فرمائی۔ اور پھر سب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور ساڑھے بارہ بجے کے قریب حضور پیدل واپس تشریف لائے :۔

اب کے دوسو کے قریب بھیڑ۔ بکرے اور دُنبہ وغیرہ کی قربانیاں لوگوں نے اپنے گھروں میں کیں۔ اور ۲۶۔ گائیوں کی قربانی مذبح میں کی گئی۔ حسب معمول محلوں میں گوشت جمع کر کے غرباء اور مستحقین میں تقسیم کیا گیا :۔

لنڈن میں عیدالاضحیہ

لنڈن ۹۔ جنوری ۱۹۴۱ء۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔ کہ :۔ کل عید کا اجتماع گزشتہ سالوں سے زیادہ تھا۔ خطبہ میں حضرت ہاجرہ کی قربانی۔ جنگ کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ۔ گاندھی جی کے فلسفہ عدم تشدد کی تردید اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے رؤیا و کشوف کے پُورا ہونے کا ذکر کیا گیا۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے :۔

مسئلہ خلافت پر غیر مبایعین کے اعتراضات کے جوابات

(۳)

آیت استخلاف کے ماتحت خلافت

چوتھا اعتراض غیر مبایعین کی طرف سے یہ کیا جاتا ہے۔ کہ آیت استخلاف کے ماتحت خلافت راشدہ کی طرح کی کوئی خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جائز نہیں۔ کیونکہ خلفائے راشدین کی خلافت سیاسی خلافت تھی نہ کہ روحانی۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے تئیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرح کا خلیفہ قرار دے چکے ہیں۔ اگر خلافت راشدہ صرف وہی خلافت ہوسکتی ہے۔ جو اپنے ساتھ سیاست ملکی بھی رکھتی ہو۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنے تئیں کبھی بھی حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرح کا خلیفہ قرار نہ دیتے۔

ماسوا اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام شہادۃ القرآن صفحہ ۵۴ پر فرماتے ہیں:۔

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں میں وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔"

پھر صفحہ ۵۵ پر فرماتے ہیں۔

"خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے بقا نہیں۔ لہٰذا خداتعالےٰ نے ارادہ کیا۔ کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اعلےٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اس غرض سے خداتعالےٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تاکہ دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

پھر صفحہ ۵۸ پر فرماتے ہیں۔

"اے لوگو جو مسلمان کہلاتے ہو برائے خدا سوچو کہ اس آیت استخلاف کے یہی معنی ہیں کہ ہمیشہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی۔ اور غیر مذاہب والے تم سے روشنی حاصل کریں گے۔ اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذاہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں۔"

عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو خلافت کو روحانی نعمت قرار دیتے ہیں۔ اور خلیفہ کو رسول کا ظل اور اس کے کمالات کا ظلی طور پر حامل۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک خلفائے راشدین کی بیعت خلافت محض سیاسی اور ملکی خلافت کی بیعت تھی۔ نہ کہ روحانی خلافت کی بیعت۔

خلفاء کا منکر

پانچواں اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ غیر مامورین خلفاء کا منکر فاسق نہیں ہوسکتا۔ پس خلیفۃ المسیح الثانی کو اپنے منکرین کو فاسق قرار دینے کا کوئی حق نہیں۔

اس کے جواب میں واضح رہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شہادت القرآن میں فرماتے ہیں۔

"یہ وہم کہ عام معنوں کی رو سے ان آیات کی آخر کی آیت یعنی ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون بالکل بے معنی ٹھہر جاتی ہے ایسا بیہودہ خیال ہے جو اس پر ہنسی آتی ہے۔ کیونکہ آیت کے صاف اور سیدھے معنی یہ ہیں۔ کہ اللہ جلشانہ خلیفہ پیدا ہونے کی خوشخبری دے کر پھر باغیوں اور نافرمانوں کو دھمکی دیتا ہے۔ کہ بعد خلیفوں کے پیدا ہونے کے جو وقتاً فوقتاً پیدا ہوں اگر کوئی بغاوت اختیار کرے۔ اور ان کی اطاعت و بیعت سے مونہہ پھیرے تو وہ فاسق ہے۔"

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ماموروں کے خلفاء ایک حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر مامور صادق اور راستباز ہے تو اس کا جانشین بھی اسی اصل کا حکم رکھتا ہے۔ سورۂ نور میں صاف آیت خلافت کے بعد اللہ تعالےٰ منکران خلافت کو فاسق فرماتا ہے۔" (بدر ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء)

پھر اپنے مخالفین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت کرو۔ اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

یہ حوالہ جات روز روشن کی طرح اس امر پر گواہ ہیں کہ غیر مبایعین کا یہ اعتراض بھی باطل ہے۔ اور یہ کہ مامورین کے خلفاء ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔

خلیفہ شوریٰ کی رائے کو رد کرسکتا ہے

چھٹا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ کسی خلیفہ کو شوریٰ کی اجماعی رائے رد کرنے کا اختیار نہیں ہوسکتا۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ خلفائے راشدین کی نسبت یہ امر ثابت ہے۔ کہ وہ اپنی شخصی رائے بھی قوم سے منواتے رہے ہیں۔ اس سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح اول کا قول پیش کرچکا ہوں۔ کہ حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کو محض اپنے حکم سے معزول کردیا۔ پس جب ایسے اہم معاملہ میں خلیفہ مشورہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ تو اگر وہ قومی مشورہ کو رد بھی کردے۔ تو کیوں اسے حق حاصل نہیں۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے اجماع سکوتی سے بھی یہ مسئلہ حل شدہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے حکم سے حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب سورہ قمر رکوع ۲ کی آیت ابشراً منا واحداً نتبعہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"امام ایک ہی ہونا چاہیئے۔ تاکہ وحدت قائم رہے۔ اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ جو ایک کی اطاعت کو گمراہی اور معصیت کا موجب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے یہ آیت غور طلب ہے۔ خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے۔ اسے اپنی جناب سے مؤید و منصور کرتا ہے۔ خدا اسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا جس سے قوم تباہ ہو۔ شوریٰ اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ بالضرور اس کا اتباع کرے بلکہ وزراء کی رائیں اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں۔ کہ ان میں اپنی رائے کا حسن وقبح دیکھ لے۔"

(درس القرآن مطبوعہ بدر صفحہ ۲۵۴)

کیا مولوی محمد علی صاحب یا ان کے آج کل کے کسی ہمنوا نے اس تفسیر کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو آج مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا کو اس مسئلہ کے خلاف آواز اٹھانے کا کوئی حق نہیں۔ اس امر پر تو قوم کا اجماع سکوتی ہوچکا ہے۔ جس طرح صحابہ کا وفات مسیح پر اجماع ہوا۔

اختلاف عقائد

ساتواں اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عقائد دربارہ نبوت مسیح موعود و مسئلہ کفر و اسلام غلط ہیں۔

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ نبوت مسیح موعودؑ کے تو جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں خود قائل رہے ہیں۔ چنانچہ کرم دین کے مقدمہ میں جناب مولوی صاحب موصوف نے بطور گواہ استغاثہ باقرار صالح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں بدیں الفاظ عدالت میں شہادت دی۔ کہ

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اور اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے۔"

لیکن جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کونسی قرار دینا اسلام کی بیخ کنی قرار دیتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے عقائد بدلنے والے خود مولوی صاحب ہیں ؎

اس جگہ میں مسئلہ نبوت اور کفر اسلام کے بارہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ایک واضح فیصلہ رکھتا ہوں۔ کیونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب اقرار کر چکے ہیں۔ کہ انہیں خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عقائد کے بارہ میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ اور یہ کہ ان کی بیعت کر لینے کے بعد ان سے اختلاف رکھنے کو وہ خلیفۃ المسیح اول کی گستاخی یقین کرتے تھے۔ اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ نہیں۔

(ایک نہایت ضروری اعلان مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۱۰ و ۱۱)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو جب علم ہوا کہ مسئلہ کفر و اسلام میں بعض احمدی آپس میں اختلاف رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا:-

(۱) دوسرا مسئلہ جس پر اختلاف ہوتا ہے اکفار کا مسئلہ ہے اپنے مخالفوں کو کیا سمجھنا چاہیئے۔ اس مسئلہ کے متعلق تم آپس میں جھگڑتے ہو۔ ہمارے بادشاہ۔ ہمارے آقا حضرت مرزا صاحب نے اس کو کھول کر بیان کر دیا ہے .... ہر نبی کے زمانہ کے لوگوں کے کفر و ایمان کے اصول کلام الٰہی میں موجود ہیں۔ جب کوئی نبی آیا اس کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت رہ جاتی ہے۔ ایچا پیچی کرنی اور بات ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ نے کفر۔ ایمان اور شرک کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ پہلے نبی آتے رہے۔ ان کے ماتحت دو ہی قومیں تھیں۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ کیا ان کے متعلق کوئی شبہ تمہیں پیدا ہوا۔ اور کوئی سوال اٹھا۔ کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں جواب تم کہتے ہو۔ کہ مرزا صاحب کو نہ ماننے والوں کو کیا کہیں۔ حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں۔ اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے۔ تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے۔ جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔

اب ان کے ماننے اور نہ ماننے کا مسئلہ صاف ہے۔ عربی بولی میں کفر انکار کو ہی کہتے ہیں۔ ایک شخص اسلام کو مانتا ہے۔ اسی حصہ میں اس کو اپنا قریبی سمجھ لو۔ جس طرح یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو۔ اسی طرح پر یہ مرزا صاحب کا انکار کر کے تمہارے قریبی ہو سکتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں۔ ایسا صاف مسئلہ ہے۔ مگر نکمے لوگ ہیں اور کام نہیں۔ انہیں باتوں میں لگے رہتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو قلعے فتح کرتے ہیں۔ اور ایک یہ ہیں"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

پس یہ نکمی بحث شروع کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت سے انکار کرنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے منشا کے صریح خلاف ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نزدیک بعینہٖ اسی طرح کفر بالمامور اور کفر بالرسول میں کوئی فرق نہیں۔ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"ایمان بالرسل اگر نہ ہو۔ تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں۔ عام ہے خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہو۔ کسی اور ملک میں ہو۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ایسی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ یہ فروعی اختلاف کیوں کر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے"

(ماخوذ از الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

پھر فرماتے ہیں "موسےٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتویٰ کا مستحق ہے۔ اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاءؐ کے مسیح کا منکر ہے۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین .... اللہ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے۔ پارہ ۶ میں ہے یفرقون بین اللہ و رسلہ۔ یہاں تفرقہ بین اللہ اور بین الرسل کو سچ مچ کفر کا باعث قرار دیا ہے۔ جن دلائل کی وجوہ سے ہم قرآن کریم کو مانتے ہیں۔ انہیں دلائل کی وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑا ہے۔ اگر دلائل کا انکار کریں۔ تو اسلام ہی جاتا ہے" (الحکم ۲۸ مارچ ۱۹۱۲ء)

پھر فرماتے ہیں:- "اگر اسرائیلی مسیح کا منکر کافر ہے۔ تو محمدی مسیح کا منکر کیوں کافر نہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح موسیٰ ؑ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے۔ کہ اس کا منکر کافر ہے۔ تو محمد رسول اللہ صلعم کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں کہ اس کے منکر بھی کافر ہوں۔ اگر وہ مسیح ایسا تھا کہ اس کا منکر کافر ہو۔ تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں۔ یہ محمدی مسیح ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جانشین اور اس کا غلام ہے"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۱۱ء ماخوذ از الحکم ۱۹۰۲ء)

یہ سب فتاوے ہیں۔ اس ہستی کے جو جماعت احمدیہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے نزدیک اتقیٰ و اعلم تھی۔

چالیس مومنوں کے انتخاب کا مطلب

آٹھویں اعتراض کا جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا۔ کہ "ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے سے ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں۔ وہ اس بات کے لائق ہے۔ کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے۔ وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا"

یہ معنے نہیں رکھتا۔ کہ بیک وقت کئی خلیفے بیعت لینے والے ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ امر جماعت احمدیہ کے پہلے اجماعی فیصلہ کے خلاف ہے۔ مشیت الٰہی نے جماعت احمدیہ کے پہلے اجماع کے ذریعہ یہ فیصلہ کرا دیا ہے کہ بیک وقت ایک ہی خلیفہ ہو۔ جس کی سب پہلے اور نئے سلسلے میں داخل ہونے والے بیعت کریں۔ چالیس مومنوں کے اتفاق کی شرط صرف اس لئے بیان کی گئی ہے۔ کہ کسی خلیفہ کے انتخاب کے لئے کم از کم تعداد انتخاب کرنے والے مرکزی مومنین کی چالیس افراد ہونی چاہیئے۔

پس جس شخص کو سب سے پہلے چالیس مومن انتخاب کرلیں۔ وہ اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اسے تمام جماعت خلیفۃ المسیح قبول کرے۔ اس امر پر دلیل کہ بیک وقت ایک سے زیادہ خلیفے بیعت کے لئے مقرر نہیں ہو سکتے یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تحریر میں یہ نہیں فرمایا۔ کہ جس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں بلکہ یہ فرمایا۔ کہ جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں۔

اس عبارت کے شروع کے الفاظ "ایسے لوگوں کا انتخاب" کے الفاظ سے غلطی نہیں کھانی چاہیئے۔ کیونکہ لوگوں کا لفظ بصیغہ جمع اس لئے استعمال کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلفاء کا ایک لمبا سلسلہ ہونے والا تھا۔ اس جگہ لوگوں کا لفظ کا بصیغہ جمع استعمال ایسا ہی ہے جیسا کہ سورہ نور کی آیت استخلاف میں اللہ تعالےٰ نے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم کا وعدہ بھی جمع کے صیغوں میں ہی فرمایا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر امت محمدیہ کے اجماع نے مشیت الٰہی کے ماتحت اس کی بھی تفسیر کی ہے کہ بیک وقت ایک ہی خلیفہ ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ یکے بعد دیگرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعدد خلفاء ہونے والے تھے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے آیت استخلاف میں جمع کے صیغے استعمال فرمائے ہیں ؎

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر مشیت الٰہی نے جماعت احمدیہ کو اس امر پر قائم کر دیا کہ وہ ایک ہی خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ پس جماعت کے اس اجماعی فیصلہ کے بعد اور مشیت الٰہی کے ذریعہ زیر بحث فقرہ کے معنے کھل جانے کے بعد پھر ان کا یہ مفہوم اخذ کرنا کہ بیک وقت کئی خلیفے بیعت لینے والے ہو سکتے ہیں سراسر منشا الٰہی کے خلاف ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جو سلسلہ احمدیہ میں اتقیٰ و اعلم تھے۔ وہ ہمیشہ کے لئے ایک ہی امام ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے منکرین کو خلفائے راشدین کی طرح کے منکرین قرار دے کر فاسق ٹھہراتے ہیں۔

ماسوا اس کے الوصیت سے ظاہر ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ کی طرح کوئی شخص جماعت احمدیہ میں قدرت ثانی کا مظہر کھڑا ہو جائے تو پھر اس کے بعد یہ سلسلہ دائمی ہوگا۔ اور تاقیامت منقطع نہیں ہوگا۔ اب جب کہ جماعت نے اجماعی انتخاب سے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا۔ اور حضرت مولانا رضی اللہ عنہ نے اپنے تئیں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرح خلیفہ پیش کیا۔ تو اب مطابق الوصیت ضروری ہے۔ کہ آپ کی وفات پر قدرت ثانیہ کا مظہر ثانی بھی اسی شان کا ہو۔ پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح کی خلافت کے جماعت میں جاری ہو جانے کے بعد مطابق منشا الوصیت اب پے در پے قدرت ثانیہ کے مظاہر خلفا ہی یکے بعد دیگرے ہو سکتے ہیں۔ نہ یہ کہ بیک وقت متعدد خلفاء بیعت کے لئے مقرر ہو سکتے ہیں۔ جن کی بیعت بھی بقول غیر مبایعین پرانے احمدیوں کے لئے ضروری نہ ہو۔ (باقی) قاضی محمد نذیر لائل پوری

ضروری اعلان

ایک شخص امانت علی نام جس کے ساتھ دو عورتیں خورشید اور سردار نام کی بھی ہیں۔ لیکن وہ اپنے نام تبدیل کر کے امان اللہ ۔ فضل بی بی اور غلام فاطمہ ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ہر سہ نہایت چالاک اور ہوشیار معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنے آپ کو احمدی بتاتے ہیں م اور اپنے حالات کا پورے طور پر علم نہیں دیتے۔ دوست ان سے ہوشیار رہیں۔ امانت علی کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ عمر ۲۰-۲۲ سال چھوٹی چھوٹی داڑھی جسم نہ بہت موٹا نہ پتلا۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

فتاویٰ احمدیہ

سوال ۔ کیا حقہ نوشی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب ۔ حقہ نوشی سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ ایسا سمجھنا نہایت ہی دین میں رخنہ اندازی کی صورت ہوگی۔ کیونکہ حقہ بہت بعد میں جاری ہوا ہے۔ اور یہ ان چیزوں میں سے نہیں جو وضو توڑتی ہیں۔ وضو توڑنے والی حسب ذیل چیزیں ہیں۔

ماخرج من السبیلین کہ جو دونوں راستوں میں سے نکل جائیں۔ بدن سے لہو یا پیپ کے نکلنے کے متعلق لوگوں کا اختلاف ہے۔ کہ اس سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح تے میں بھی اختلاف ہے۔ میں نے کوئی ایسی حدیث یا آیت نہیں دیکھی۔ جس سے کھانے اور پینے سے وضو ٹوٹنا لازم آتا ہو۔ شراب جیسی چیز کے پی لینے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ تو حکم ہے۔ کہ مستی کی حالت میں نماز ادا کرنی جائز نہیں ہے۔ لیکن وضو پھر بھی نہیں ٹوٹتا عام لوگ حقہ کو بری چیز سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کو حرام قرار نہیں دے سکتے۔ حرام اس کو کہتے ہیں۔ جس کو قرآن یا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہو۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال و ھذا حرام" کہ تم جھوٹ موٹ بیان نہ کرو کہ یہ حلال ہے۔ اور یہ حرام ہے۔ ہاں ایسی چیز کو ممنوع اور برا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن حرام نہیں کہہ سکتے۔

سوال کیا ایک وضو سے دوسری نماز پڑھنا گناہ ہے۔ اور وہ نماز شرعی نماز نہیں ہوگی۔

جواب حدیث میں صاف آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عموماً ہر نماز کے واسطے وضو کر لیتے تھے۔ مگر ہم کئی کئی نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کر لیتے تھے اور شریعت نے یہی کہا ہے۔ کہ اگر وضو ٹوٹ جائے۔ تو دوبارہ وضو کرنا پڑے گا اور اگر ٹوٹے نہیں تو پھر دوسری چھوڑ تیسری نماز بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

سوال کیا والدین کو شرعاً حق حاصل ہے۔ کہ اپنی جدی جائداد یا اپنی کمائی ہوئی جائداد میں سے کسی ایک بیٹے کو حصہ نہ دیں۔ بلکہ اس بیٹے کا حصہ بھی دوسرے بیٹوں کو دے دیں۔

جواب ہرگز نہیں۔ حق قرار دینا تو درکنار ان کے لئے یہ جائز ہی نہیں۔ ہاں بیٹے کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ ماں باپ پر اپنا مال خرچ کرے۔ لیکن اگر وہ خرچ نہیں کرتا تو پھر یہ نہیں کہ باپ زبردستی اس سے لیلے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے۔ انت ومالک لابیک کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہے۔ اس میں باپ کی خدمت کرنے کی ترغیب دی ہے۔ باپ کو اس امر کی اجازت نہیں دی کہ وہ بیٹے کو قتل کر دے اور اس کا سارا مال لیلے۔

حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ وہ اپنا گھوڑا اپنے اس بیٹے کو دیدے جو اس عورت کے بطن سے ہے۔ اس نے اس کے کہنے پر عمل کرتے ہوئے گھوڑا اس بیٹے کو دے دیا۔ پھر اس عورت نے کہا۔ کہ تم جا کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا گواہ بنا دو۔ کہ میں نے یہ گھوڑا اپنے فلاں بیٹے کو دے دیا ہے۔ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ ذکر کیا تو اس پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تیرے اور بیٹے بھی ہیں۔ اس نے جواباً کہا ہاں: آپ نے فرمایا تو نے ان کو بھی اس قدر دیا ہے۔ جو اس بیٹے کو دیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ نہیں تب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ظلم ہے۔ اور میں ظلم کا گواہ نہیں بنتا۔ جس کے کئی بیٹے ہوں اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک بیٹے کو دے اور دوسروں کو نہ دے یا ایک بیٹے کو زیادہ دے اور ایک کو کم دے۔

سوال ایک شخص نے اپنے کسی کاروبار کے لئے کچھ روپیہ ایک غیر زراعت پیشہ سے نقد لیا۔ کوئی سود وغیرہ نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ اس کے عوض میں اس نے زرعی زمین ایک دوسرے شخص کے نام لگا دی یعنی داخل خارج کرا دی۔ اب جو نیا قانون نکلا ہے۔ اس کی رو سے کیا وہ روپیہ ٹوٹ گیا ہے یعنی وہ آدمی جس نے قرضہ لیا تھا اور اس کے عوض زمین دی تھی۔ اب چونکہ زمین اس نے قانون کے رو سے واپس لے لی ہے اب وہ روپیہ شریعت اس شخص کو اس سے واپس دلاتی ہے۔ یا نہیں۔

جواب شریعت نے جس طرح ہر ایک کے مال کی حفاظت کے قواعد بیان کئے ہیں۔ اسی طرح شریعت کا یہ بھی حکم ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت رہو۔ اس کے قانون کی خلاف ورزی نہ کرو۔ جس شخص نے ایسا کیا ہے۔ اس نے پہلی غلطی تو یہ کی کہ قانون کے خلاف غیر زراعت پیشہ کو زمین دی اور پھر دوسری غلطی یہ کی کہ اس قانون کی زد سے بچنے کیلئے خلاف واقعہ ایک دوسرے شخص کے نام اس کا انتقال کرایا۔ جس سے نہ اس نے روپیہ لیا اور نہ اس نے اس کو زمین کا روپیہ دیا ہے۔ گویا عدالت میں جا کر ایک جھوٹی شہادت دیتا ہے۔ کہ میں نے فلاں کو زمین دی ہے۔ اور اس نے اس کے عوض مجھے اس قدر روپیہ دیا ہے۔ حالانکہ نہ اس نے اسکو روپیہ دیا اور نہ اس نے اسکو زمین دی۔ اگر نئے قانون میں اس شخص کا روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ تو یہ اس بدی کی سزا ہے جو اس نے دو آدمیوں سے جھوٹ بلوایا اور اپنے ساتھ ملا کر قانون کی خلاف ورزی کرا کے شرعی حکم کی خلاف ورزی کی اب رہا یہ کہ وہ شخص جس نے زمین دیکر روپیہ لیا تھا۔ باوجود زمین لے لینے کے روپیہ واپس نہ کرنا۔ اس کیلئے جائز نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نئے قانون نے اس کے لئے زمین واپس لینا ضروری نہیں قرار دیا بلکہ اس کے لئے یہ استحقاق قانوناً پیدا کیا ہے۔ کہ زمین واپس لے سکتا ہے۔ اگر قانون اس کے لئے واپسی ضروری اور لازمی قرار دیدیتا تو پھر بھی احتیاطاً اسکو وہ روپیہ واپس کرنا چاہئے تھا۔ گو قانوناً نہیں۔ مگر قانون کی اتباع اسی حد تک ہے۔ جب تک کہ وہ خدا کے کسی حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار نہیں دیتا لیکن جب ایسا ہو تو پھر مومن کو شریعت کا حکم بجا لانا پڑتا ہے۔ جہاں تک اس کیلئے ممکن ہو شریعت کے مطابق قانون کی زد سے بچتے ہوئے اس کو بجا لائے اور دوسرے کا روپیہ کھا جانا اس کیلئے شرعاً حرام ہے۔ لیکن جب

آنریبل خان بہادر نواب چودھری محمد دین صاحب کی خدمت میں

ساکنین محلہ دارالسعة کا خیر مقدم کا ایڈریس اور اس کا جواب

۳ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو محلہ دارالسعت کے ساکنین نے خان بہادر نواب چودھری محمد دین صاحب کی خدمت میں ان کے اس محلہ میں رہائش اختیار کرنے پر حسب ذیل ایڈریس پیش کیا۔

ہمارے معزز و محترم آنریبل نواب صاحب! قادیان ایک ایسا شہر ہے۔ جس کے آباد کرنے کا اللہ تعالےٰ ارادہ فرما چکا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس ارادہ کا اظہار کر چکا ہے۔ اور اس کی ترقی اظہر من الشمس ہے۔ ہر آنے والا دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ووسع مکانک کو پورا کر رہا ہے۔ اور مرجع خلائق اور اس کے رہنے والوں کو موعودہ انعامات دیا جانا ظاہر ہے۔

پس مبارک ہے۔ وہ وجود جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب الصفہ میں شامل ہوتا ہے۔

ہمارے محترم آنریبل ہمیں بڑی خوشی ہے۔ کہ آپ نے ہمارے اس محلہ میں جہاں غربا آباد ہیں رہنا پسند فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو دل کا مسکین۔ طبیعت کا حلیم اور علم و عقل کا پختہ اور تجربہ کا مشاق بنایا ہے۔ اور یہ کہ آپ احکام شرعیہ کے پابند متقی۔ صالح اور احمدیت کے خادم ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو دنیاوی طور پر بھی ذی وجاہت اور دنیاوی انعامات سے متمتع فرمایا ہے۔ اور آپ ان تمام دینی اور دنیاوی نعمتوں اور وجاہتوں کو کسی علم اور لیاقت کا ثمرہ نہیں سمجھتے۔ بلکہ خدا کا انعام خیال کرتے ہیں۔ ایسے متقی اور نیک اور صالح انسان کا ہمارے محلہ میں آباد ہونا محض خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔

اخیر میں ہم نہایت صدق اور اخلاص اور قلب صمیم سے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ آپ سے ہمیں روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر دراز کرے۔ اور آپ کی اولاد کو دینی اور دنیاوی ترقی عطا فرمائے۔

آنریبل نواب صاحب نے ایڈریس کے جواب میں فرمایا۔ میں اس خیر مقدم کے لئے اپنے محلہ کے دوستوں کا شاکر ہوں۔ قادیان کو دنیا میں یہ شرف حاصل ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے لئے پسند فرمایا۔ مسلمان عام طور پر انما المومنون اخوۃ کا سبق بھول رہے تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ ہے۔ کہ آپ کی تعلیم و تربیت کے تحت ایک ایسی جماعت اس پر آشوب زمانہ میں تیار ہوئی ہے۔ جو باہمی ہمدردی اور شفقت کا نمونہ ہے اور اپنے تو خیر بیگانوں کے لئے بھی وہی امن اور خوبیاں چاہتی ہے۔ جو اپنی ذات کے لئے

مسلماں را مسلماں باز کردند

کا عملی نمونہ یہاں موجود ہے۔ نبیوں کے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے دونو زمانوں ضعف اور قدرت۔ ناداری اور ثروت میں تمام جہاں کو دکھلا دیا۔ کہ حضور کی ذات کیسی اعلےٰ درجہ کے اخلاق کی جامع تھی۔ کوئی انسانی خلق اخلاق فاضلہ میں سے ایسا نہیں جس کے ظاہر کرنے کے لئے آپ کو خدا تعالےٰ نے موقعہ نہ دیا ہو۔ شجاعت۔ سخاوت۔ صبر۔ استقلال۔ عفو۔ حلم وغیرہ تمام اخلاق فاضلہ ایسے طور پر آپ سے ظاہر ہوئے۔ کہ ان کی نظیر کا دنیا کی ہسٹری میں تلاش کرنا طلب محال ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة رسول اللہ کی ذات میں تمہارے لئے نیک نمونہ پیروی کے واسطے موجود ہے۔

اس زمانہ میں جب کہ مسلمان اخلاق محمدی کو بھول گئے تھے۔ اور اس کے نتیجہ میں ان میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ اور قرآن کریم کا علم جا چکا تھا۔ خداوند کریم نے ایسے وقت میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم کو نذیر بنا کر بھیجا۔ جو قرآنی علم کو ثریا سے واپس لایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کیا اور اس نے پکار کر کہا۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
کاندر دلم دمید خداوند کردگار
کان برگزیدہ راز رہ صدق مظہرم
اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

مسلمان جو دین فطرت کو چھوڑ کر غلط راستوں اور رسم و رواج کے پیچھے چل رہے تھے۔ اس پکارنے والے نے ان کو دین فطرت کی طرف بلایا۔ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے اور قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ دنیا نے اس کی شدید مخالفت کی۔ لیکن باوجود اس کے جماعت کا قدم بفضلہ تعالےٰ ترقی کی طرف ہے۔ اور دنیا کے مختلف حصوں میں تبلیغ جاری ہے۔

ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے۔ کہ وہ اسوۂ حسنہ سے اپنے آپ کو واقف کرے۔ اور اپنے اخلاق اور اعمال کو اس کسوٹی پر پرکھے۔ اللہ تعالےٰ میر محمد اسحاق صاحب کو صحت و عافیت سے رکھے۔ کہ انہوں نے اردو زبان میں اسوۂ حسنہ پر ایک کتاب تیار کر دی ہے۔ چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو ٹٹولیں اور محاسبہ کریں۔ کہ آیا ہم اسوۂ حسنہ پر چل رہے ہیں۔ اور اگر کوئی خامیاں اپنے آپ میں پائیں۔ تو ان کو دور کرنے کی کوشش کریں ہر ایک احمدی کو خیال رکھنا چاہئے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ اسکی کسی کمزوری کی وجہ سے جماعت پر حرف آئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انیس مطالبات اور تحریک جدید میں ہمارے لئے ایک مکمل ہدایت نامہ موجود ہے اور ان پر پورا عمل کرنے سے روحانی ترقی کے علاوہ دنیاوی اقتصادی حالت میں بھی نمایاں ترقی کا عقدہ حل ہو جاتا ہے یہ سمجھ لینا کہ احمدیت کے ساتھ ترقی اسلام کے جو وعدے خداوند کریم کی طرف سے ہیں وہ تو پورے ہو کر ہی رہیں گے۔ ہمیں ہاتھ پاؤں ہلانے کی ضرورت نہیں وہی صورت ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے پیش کی تھی۔ یعنی ان کو کہدیا تھا۔ کہ ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے۔ تم جاؤ اور تمہارا خدا دشمنوں سے لڑ کر فتح حاصل کرو۔ پھر ہم ارض مقدس میں داخل ہونے کیلئے تیار ہوں گے۔ اس قوم کا جو حشر ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ کونوا قردة خاسئین ان کی زندگی میں وہ وعدے کا وقت نہ آسکا۔ اور وہ جنگلوں میں بھٹکتے رہے ہم کو اللہ تعالےٰ سے پناہ مانگنی چاہئے۔ کہ ہم کو وہ حضرت موسیٰؑ کی قوم والی غلطی سے محفوظ رکھے۔ اور ہم اپنے اعمال قربانیوں اور پیش قدمی اور محنت سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کے مستحق ثابت کریں جو مومنین کیلئے مقدر ہیں ہر احمدی میں عزم اور غیرت ہونی چاہئے کہ وہ جس فن میں ہو اس میں سب سے اول اور دوسروں کیلئے نمونہ ہو۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے۔ کہ جس لائن میں بھی ہوں اس میں ایسی محنت احتیاط اور دیانتداری سے کام کریں۔ کہ سب سے آگے ہوں اور قابلیت۔ حسن اخلاق اور شرافت کا نمونہ سمجھے جائیں۔ چونکہ ہمارے اعمال پر دوسروں کی خاص نظر رہتی ہے۔ ہماری ادنیٰ سی کمزوری شماتت اعداء کا باعث بن جاتی ہے۔ با اخلاق اور اپنے فن میں کامیاب احمدی گویا اپنے اخلاق سے تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ احمدیت کا پھل ایسا اچھا ہوتا ہے۔ تو قدرتاً ان کو اس روشنی کی طرف میلان پیدا ہوتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لائے ہیں۔ الغرض ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ جس لائن میں ہوں اعمال صالحہ اخلاق حسنہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء کے ایام میں بیعت کرنیوالے اصحاب

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جو غیر معمولی ترقی عطا فرما رہا ہے۔ اس کا ایک بین ثبوت وہ فہرست ہے جو اس صفحہ پر جلسہ سالانہ میں بیعت کرنے والے اصحاب کی پیش کی جا رہی ہے قرآن کریم نے کھلے طور پر بیان فرمایا ہے۔ کہ کسی رسول کی صداقت کا ایک ثبوت وہ تائید اور نصرت ہوا کرتی ہے جو اس کے رسول کے شامل حال رہتی ہے۔ یہ نصرت نمایاں طور پر آج جماعت احمدیہ کے شامل حال ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہر روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وابستگان دامن کی تعداد میں اضافہ فرما رہا ہے۔ جیسا کہ اسی صفحہ سے ظاہر ہے

۱۹۶ اظہار النساء صاحبہ مراد آباد
۱۹۷ رشیدہ صاحبہ گجرات
۱۹۸ سرداراں صاحبہ سیالکوٹ
۱۹۹ رحمت بی بی صاحبہ گجرانوالہ
۲۰۰ شریفہ صاحبہ ہوشیارپور
۲۰۱ فضل بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۰۲ سردار بی بی صاحبہ ؍؍
۲۰۳ اقبال بیگم صاحبہ راولپنڈی
۲۰۴ غلام فاطمہ صاحبہ گجرانوالہ
۲۰۵ برکت بی بی صاحبہ۔ لائلپور
۲۰۶ برکت بی بی صاحبہ۔ لاہور
۲۰۷ محمد بی بی صاحبہ۔ سیالکوٹ
۲۰۸ رسول بی بی صاحبہ۔ گجرات
۲۰۹ سرداراں صاحبہ۔ ؍؍
۲۱۰ صوباں بی بی صاحبہ ؍؍
۲۱۱ ساتو بی بی صاحبہ جہلم
۲۱۲ راج بی بی صاحبہ۔ ؍؍
۲۱۳ سہاگ بھری صاحبہ۔ ؍؍
۲۱۴ ساتو بی بی صاحبہ۔ ؍؍
۲۱۵ ارشاد بیگم صاحبہ۔ ؍؍
۲۱۶ شریفہ بی بی صاحبہ لائلپور
۲۱۷ فاطمہ بی بی صاحبہ سرگودھا
۲۱۸ ستار بی بی صاحبہ شیخوپور
۲۱۹ سردار بی بی صاحبہ گجرات
۲۲۰ رانی بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۲۱ صفیہ بیگم صاحبہ ؍؍
۲۲۲ رشیدہ صاحبہ فیروزپور
۲۲۳ بلقیس بیگم صاحبہ۔ مالیر کوٹلہ
۲۲۴ جانتی صاحبہ نابھہ
۲۲۵ امۃ اللہ صاحبہ ؍؍
۲۲۶ فضل النساء صاحبہ گورداسپور
۲۲۷ نیک بی بی صاحبہ۔ گجرات
۲۲۸ محمد بی بی صاحبہ۔ ؍؍

۲۲۹ نعمت بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۳۰ سیدہ مہر بی بی صاحبہ ؍؍
۲۳۱ بشریٰ بی بی صاحبہ ؍؍
۲۳۲ خاتون صاحبہ شیخوپورہ
۲۳۳ عزیزہ بیگم صاحبہ گورداسپور
۲۳۴ ہاجرہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۳۵ تاج بی بی صاحبہ پشاور
۲۳۶ خیراں بی بی صاحبہ۔ سیالکوٹ
۲۳۷ عائشہ بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۳۸ ریشم بی بی صاحبہ۔ لاہور
۲۳۹ رحمی صاحبہ۔ نابھہ
۲۴۰ ناظرہ صاحبہ۔ گورداسپور
۲۴۱ رشیدہ صاحبہ۔ ؍؍
۲۴۲ ہاجرہ بی بی صاحبہ فیروزپور
۲۴۳ بی بی صاحبہ۔ گجرات
۲۴۴ حسین بی بی صاحبہ۔ ؍؍
۲۴۵ عمر بی بی صاحبہ ؍؍
۲۴۶ جنت بی بی صاحبہ ؍؍
۲۴۷ خورشید صاحبہ امرتسر
۲۴۸ راج بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۲۴۹ رسول بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۵۰ عائشہ بی بی صاحبہ ؍؍
۲۵۱ بھاگی صاحبہ۔ لدھیانہ
۲۵۲ سکینہ بیگم صاحبہ۔ لاہور
۲۵۳ حاکم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۵۴ رسول بی بی صاحبہ۔ گجرات
۲۵۵ بی بی صاحبہ۔ گورداسپور
۲۵۶ کرم بی بی صاحبہ جالندھر
۲۵۷ بشریٰ بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۵۸ برکت بی بی صاحبہ سیالکوٹ۔
۲۵۹ آمنہ بیگم صاحبہ۔ لائلپور
۲۶۰ امۃ القیوم صاحبہ سرگودھا
۲۶۱ حسین بی بی صاحبہ شیخوپورہ

۲۶۲ غلام فاطمہ صاحبہ گجرات
۲۶۳ بھاگن بی بی صاحبہ گجرانوالہ
۲۶۴ حسین بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۶۵ خدیجہ بی بی صاحبہ لائلپور
۲۶۶ سکینہ بی بی صاحبہ سرگودھا
۲۶۷ محمودہ صاحبہ۔ ؍؍
۲۶۸ شریفہ بی بی صاحبہ لاہور
۲۶۹ حیدرو بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۷۰ زہرہ بی بی صاحبہ گجرات
۲۷۱ زبیدہ بیگم صاحبہ سرگودھا
۲۷۲ حمیدہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۷۳ عائشہ بی بی صاحبہ سرگودھا
۲۷۴ سکینہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۷۵ غلام فاطمہ صاحبہ ؍؍
۲۷۶ رحیمن صاحبہ۔ پٹیالہ
۲۷۷ سلطانہ بیگم صاحبہ گجرات
۲۷۸ فاطمہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۷۹ سردار بی بی صاحبہ گجرانوالہ
۲۸۰ رانی صاحبہ گجرات
۲۸۱ ہاجرہ بی بی صاحبہ لائلپور
۲۸۲ عصمت النساء صاحبہ جالندھر
۲۸۳ عائشہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۸۴ غلام زہرہ صاحبہ لائلپور
۲۸۵ نواب بی بی صاحبہ ؍؍
۲۸۶ رانی بی بی صاحبہ گجرات
۲۸۷ رابعہ بی بی صاحبہ ؍؍
۲۸۸ فاطمہ صاحبہ ؍؍
۲۸۹ خورشیدہ خانم صاحبہ سیالکوٹ
۲۹۰ سہاگ بھری صاحبہ جہلم
۲۹۱ بخت بی بی صاحبہ گجرات
۲۹۲ آمنہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۹۳ برکت بی بی صاحبہ گجرات
۲۹۴ برکت بی بی صاحبہ گورداسپور

۲۹۵ حمیدہ بیگم صاحبہ۔ نئی دہلی
۲۹۶ سردار بانو صاحبہ جہلم
۲۹۷ عزیزہ صاحبہ۔ گورداسپور
۲۹۸ امیر بیگم صاحبہ شیخوپورہ
۲۹۹ حیات بی بی صاحبہ ؍؍
۳۰۰ خورشید بیگم صاحبہ۔ گجرانوالہ
۳۰۱ عالم بی بی صاحبہ سرگودھا
۳۰۲ برکت بی بی صاحبہ ؍؍
۳۰۳ عائشہ صاحبہ نابھہ
۳۰۴ حشمت صاحبہ۔ نابھہ
۳۰۵ حسین بی بی صاحبہ جہلم
۳۰۶ رسول بیگم صاحبہ سرگودھا
۳۰۷ خورشید صاحبہ سیالکوٹ
۳۰۸ خورشید بیگم صاحبہ۔ لائلپور
۳۰۹ غفوراں صاحبہ گورداسپور
۳۱۰ حاکم بی بی صاحبہ۔ بہاولپور
۳۱۱ فضل بی بی صاحبہ شاہ پور
۳۱۲ ہاجرہ بی بی صاحبہ بہاولپور
۳۱۳ فضل بی بی صاحبہ۔ ؍؍
۳۱۴ حمیدہ بی بی صاحبہ شاہ پور
۳۱۵ فاطمہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۳۱۶ مقبول بیگم صاحبہ۔ گورداسپور
۳۱۷ حمیدہ صاحبہ۔ جالندھر
۳۱۸ وزیر بیگم صاحبہ۔ شیخوپورہ
۳۱۹ مختار بی بی صاحبہ۔ گورداسپور
۳۲۰ رابعہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۳۲۱ رسول بی بی صاحبہ۔ گجرانوالہ
۳۲۲ زینب بی بی صاحبہ۔ شیخوپورہ
۳۲۳ اقبال بیگم صاحبہ۔ سرگودھا۔
۳۲۴ نواب بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۳۲۵ سردار بیگم صاحبہ۔ گجرات
۳۲۶ زبیدہ بیگم صاحبہ سرگودھا۔
۳۲۷ خورشید صاحبہ گورداسپور
۳۲۸ ریشم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۳۲۹ ریشم بی بی صاحبہ ؍؍
۳۳۰ میراں بی بی صاحبہ۔ لائلپور۔
۳۳۱ نواب بی بی صاحبہ گورداسپور
۳۳۲ رضیہ بیگم صاحبہ۔ ریاست بہاولپور
۳۳۳ فاطمہ بی بی۔ صاحبہ شاہ پور
۳۳۴ مقبول بیگم صاحبہ راولپنڈی
۳۳۵ رحمت بی بی صاحبہ منٹگمری
۳۳۶ سردار بیگم صاحبہ۔ گجرات
۳۳۷ سلیم فاطمہ صاحبہ پٹیالہ

۳۳۸ خورشید صاحبہ سیالکوٹ
۳۳۹ برکت بی بی صاحبہ ؍؍
۳۴۰ فاطمہ بی بی صاحبہ گجرات
۳۴۱ سارہ بی بی صاحبہ بہاولپور
۳۴۲ امۃ الحفیظ صاحبہ گورداسپور
۳۴۳ آمنہ بی بی صاحبہ ؍؍
۳۴۴ لال بی بی صاحبہ گجرات
۳۴۵ بیگم بی بی صاحبہ ؍؍
۳۴۶ رحیم خاتون صاحبہ ڈیرہ غازیخاں
۳۴۷ فاطمہ بیگم صاحبہ گجرات
۳۴۸ محمد بی بی صاحبہ سرگودھا
۳۴۹ شریفہ بیگم صاحبہ ؍؍
۳۵۰ فاطمہ بیگم صاحبہ ؍؍
۳۵۱ فتح بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۳۵۲ رضیہ بیگم صاحبہ۔ ؍؍
۳۵۳ فاطمہ بی بی صاحبہ ؍؍
۳۵۴ رسول بی بی صاحبہ ؍؍
۳۵۵ اقبال بیگم صاحبہ شیخوپورہ
۳۵۶ سکینہ بی بی صاحبہ جالندھر
۳۵۷ حمیدہ بیگم صاحبہ ؍؍
۳۵۸ صفیہ فاطمہ صاحبہ گورداسپور
۳۵۹ معراج سلطانہ صاحبہ شیخوپورہ
۳۶۰ زینب بی بی صاحبہ فیروزپور
۳۶۱ عزیزہ بیگم صاحبہ گجرانوالہ
۳۶۲ سرداراں صاحبہ ہوشیارپور

۳۶۳ مریم سلطانہ صاحبہ شیخوپورہ
۳۶۴ مہتاب بی بی صاحبہ ؍؍
۳۶۵ شریفہ صاحبہ۔ گورداسپور
۳۶۶ شریفہ صاحبہ ؍؍
۳۶۷ چراغ بی بی صاحبہ ؍؍
۳۶۸ شفا بی بی صاحبہ گجرات
۳۶۹ حسن بی بی صاحبہ امرتسر
۳۷۰ عائشہ بی بی صاحبہ جموں
۳۷۱ منورہ بیگم صاحبہ گورداسپور
۳۷۲ جنت بیگم صاحبہ جالندھر
۳۷۳ رشیدہ بیگم صاحبہ ؍؍
۳۷۴ رشیدہ بیگم صاحبہ گورداسپور
۳۷۵ برکت بی بی صاحبہ جالندھر
۳۷۶ مستورہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۳۷۷ بشیرہ بیگم صاحبہ ؍؍
۳۷۸ حسین بی بی صاحبہ ؍؍
۳۷۹ سلیمہ صاحبہ ؍؍
۳۸۰ آمنہ خاتون صاحبہ ؍؍
۳۸۱ عزیزہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۳۸۲ صابرہ صاحبہ ؍؍
۳۸۳ کریم بی بی صاحبہ ؍؍
۳۸۴ رابعہ صاحبہ لاہور
۳۸۵ امیدی بی بی صاحبہ شیخوپورہ

مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء کے متعلق اعلان

حسب منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اکیسویں مجلس مشاورت ۱۱، ۱۲، ۱۳ شہادت ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۱، ۱۲، ۱۳ اپریل ۱۹۴۱ء بمقام قادیان منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پرائیویٹ سکرٹری

ایام جلسہ میں کام کرنے والی خواتین کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی ہدایات

۴- جنوری کو سیدہ ام طاہر احمد صاحب نے اپنے مکان پر جلسہ سالانہ کی تمام خواتین کارکنوں کو دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بغرض دعا شمولیت فرمائی۔

رپورٹ سنائے جانے کے بعد حضور نے ایام جلسہ میں کام کرنے کے متعلق چند ہدایات دیں۔ حضور نے فرمایا۔ رپورٹ میں یہ باتیں ہونی چاہئیں۔ مثلاً گزشتہ سال اتنی عورتوں نے کام کیا۔ اور امسال اتنی نے۔ قادیان کی آبادی بہرحال ترقی پر ہے۔ اگر گزشتہ سال سے کم کام کرنے والیاں ہوں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان میں اتنی قربانی کی روح نہیں جتنی ہونی چاہئے۔ اور اگر گزشتہ سال سے زیادہ ہوں۔ تو خوشی کی بات ہوگی۔ پھر رپورٹ میں یہ درج ہونا چاہئے کہ اتنی عورتوں نے کام کرنے کے لئے نام لکھوائے اور اتنی عورتوں نے کام کیا۔ سب سے ضروری بات جس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ ہے کہ اپنے اخلاق اعلےٰ بناؤ۔ پردے کا خیال رکھو۔ لغو ناول پڑھنے سے احتراز کرو۔ آپس کی بدیوں کو دور کرو۔ بھائی بہنوں۔ بیٹیوں کے اخلاق کی درستی کرو۔ یہ ہیں تمہاری ذمہ واریاں جن کی طرف تم کو توجہ کرنی چاہئے۔ جلسہ کے ایام میں مجھے یہ اطلاع ملتی رہتی ہے۔ کہ گھروں میں کھانا بہت ضائع کیا جاتا ہے۔ ایک گھر جس کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ آٹھ مہمان تھے۔ اس میں ۱۶ کا کھانا منگوایا گیا۔ آئندہ سال یہ کوشش ہونی چاہئے۔ کہ اس قدر کھانا ضائع نہ ہو۔ کارکن عورتیں گھروں میں پھر کر دیکھیں۔ اس طرح تم مردوں کی معاون بن سکتی ہو۔ خاکسار امۃ السلام قادیان

مردم شماری کے فارم مکمل کر کے جلد بھجوائے جائیں

اس سے پہلے متعدد بار اخبار الفضل میں اعلانات کئے جا چکے ہیں۔ کہ جملہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہئے۔ کہ فارم مردم شماری پُر کر کے جلد نظارت ہٰذا میں بھجوائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک اس امر کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی لہٰذا جملہ عہدہ داران سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے کل افراد کی تعداد معہ ان کوائف کے جو مردم شماری کے نقشہ میں طلب کئے گئے ہیں ۳۱ جنوری مطابق ۳۱ صلح ۱۳۲۰ ہش تک نظارت ہٰذا میں بذریعہ ڈاک بھجوا دیں گے۔ اس وقت تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے فارم مردم شماری مکمل ہوکر موصول ہوئے ہیں۔ وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت اہم ہے۔ اس لئے خاص اور فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ نمونہ ہائے فارم اخبار "الفضل" ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں شائع ہو چکا ہے۔

ناظر امور عامہ

امتحان لیکچر سیالکوٹ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا۔ لیکچر سیالکوٹ کا امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۱۹ صلح (جنوری) ۱۳۲۰ ہش کو ہوگا۔ امتحان میں بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ کئی ایک متعدد مجالس نے بھی جو گزشتہ امتحانات میں شریک ہوئیں تھیں۔ ابھی تک اسماء امیدواران کی فہرستیں نہیں بھیجیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ عدم استقلال سے اپنی نیک نامی کو داغ نہ لگائیں۔ فوراً سنبھلیں اور دیگر تمام مجالس سے ملتمس ہوں کہ فرائض کی ادائیگی سے دوامی غفلت کوئی اچھا نتیجہ نہیں پیدا کر سکتی اگر آپ سے گذشتہ امتحانات کے مواقع پر کوتاہی ہوگئی ہے۔ تو اب آپ کو اس کا احساس کرتے ہوئے بہت زیادہ بیداری کا ثبوت دینا چاہئے۔ خاکسار مشتاق احمد باجوہ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل اصحاب جن کے پرانے پتے درج ہیں۔ ان کے موجودہ پتے مطلوب ہیں اگر یہ احباب اس اعلان کو دیکھیں تو خود ورنہ دوسرے احباب ان کے صحیح ایڈریس سے مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔

(۶۱) سید ولایت حسین صاحب احمدی سرساگنج پرگنہ شاہ آباد ضلع مین پری
(۶۲) Hafizur Rahman Farro Typer S.R.B.7 Railway gacola Ahad Sind.
(۶۳) محمد افضل صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب مقام دھاماں ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات
(۶۴) شیخ غلام محی الدین صاحب ساکن بھول ڈاک خانہ بھون تحصیل چکوال ضلع جہلم
(۶۵) منشی شیر محمد صاحب سکنہ افغاناں کلاں سابق اول مدرس ہدانہ ڈاکخانہ انجرا ریلوے سٹیشن ضلع اٹک
(۶۶) منشی گل محمد صاحب ٹیچر ٹدل سکول دومیل ضلع کیمبل پور
(۶۷) Ch. Amian Khan Sahib Ahmadi Store-Keeper miara military hospital Drosh.
(۶۸) میاں مہر الدین صاحب احمدی معرفت نورا ولد حاجی ارائیں چک ۱۷۹ ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ
(۶۹) چوہدری علی احمد صاحب انسپکٹر آف ٹیکس ڈیجکوٹ ضلع لائل پور
(۷۰) ماسٹر بشیر احمد صاحب مدرس ساکن کلیر کلاں، ڈاک خانہ خاص متصل احمد پور ضلع منٹگمری

ناظر بیت المال

۱۹۴۰ء میں بیعت کرنیوالوں کی علاقہ وار تعداد

۱۹۴۰ء میں پنجاب کے مختلف اضلاع دیسی ریاستوں اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے احمدیت میں داخل ہونے والے ان اصحاب کی تعداد جن کے نام رجسٹر کئے جا چکے حسب ذیل ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ ضلع گورداسپور میں سب سے زیادہ تعداد بیعت کرنے والوں کی ہے۔ دوسرے درجہ پر ضلع سیالکوٹ اور تیسرے درجہ پر ضلع گجرات ہے۔

علاقہ	تعداد	علاقہ	تعداد	علاقہ	تعداد
(۱) ضلع گورداسپور	۱۱۸۸	(۱۹) ضلع لدھیانہ	۱۲	(۳۷) مالا بار	۸
(۲) ضلع سیالکوٹ	۱۶۵	(۲۰) ضلع انبالہ	۱۷	(۳۸) بمبئی	۶
(۳) ضلع گجرات	۱۵۵	(۲۱) ضلع امرتسر	۶۳	(۳۹) ریاست ہائے پور۔ جودھپور	۲
(۴) ضلع سرگودھا	۱۰۶	(۲۲) شملہ	۶	(۴۰) ریاست چمبہ	۴
(۵) ضلع گوجرانوالہ	۷۷	(۲۳) ضلع کیمبل پور	۸	(۴۱) ریاست مالیر کوٹلہ	۱
(۶) ” شیخوپورہ	۶۷	(۲۴) میانوالی	۴	(۴۲) حیدر آباد دکن	۴۲
(۷) ضلع لاہور	۶۱	(۲۵) کرنال	۵	(۴۳) میسور	۵
(۸) ضلع ہوشیارپور	۴۴	(۲۶) کانگڑہ	۱	(۴۴) ریاست کپورتھلہ	۶
(۹) ضلع جہلم	۳۷	(۲۷) گوڑگاؤں	۱	(۴۵) ریاست نابھ	۱۳
(۱۰) ضلع فیروزپور	۱۴	(۲۸) ضلع حصار	۳	(۴۶) ریاست بہاولپور	۳۱
(۱۱) ضلع منٹگمری	۲۰۹	(۲۹) ضلع رہتک	۳	(۴۷) ریاست پٹیالہ	۱۲
(۱۲) ضلع جالندھر	۵۲	(۳۰) ریاست الور	۱	(۴۸) ریاست فریدکوٹ	۲
(۱۳) ضلع لائلپور	۴۲	(۳۱) ریاست جیند	۴	(۴۹) ٹری پوری	۱۱
(۱۴) ضلع جھنگ	۱۵	(۳۲) گلگت	۲	(۵۰) سندھ	۶۵
(۱۵) ضلع ڈیرہ غازیخان	۹	(۳۳) سی۔ پی	۵	(۵۱) بنگال	۶۱
(۱۶) ضلع ہزارہ	۱۰	(۳۴) مارواڑ	۱	(۵۲) صوبہ سرحد	۶۳
(۱۷) ضلع ملتان	۲۸	(۳۵) ٹراونکور	۱۵	(۵۳) جموں کشمیر و پونچھ	۹۸
(۱۸) ضلع مظفر گڑھ	۵	(۳۶) برما	۲	(۵۴) اڑیسہ	۴

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۱۱ جنوری آج روس اور جرمنی میں ایک اقتصادی معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ ۱۱ فروری ۱۹۴۰ء کو ان دونو ملکوں میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ یہ بھی دراصل اسی سلسلہ میں ہے۔ اس کے رو سے اگست ۱۹۴۲ء تک دونو ملکوں میں مال کا تبادلہ ہوتا رہیگا جرمنی روس کو مشینری وغیرہ دے گا۔ اور روس خام اجناس اور اشیائے خوردنی

نیویارک ۱۱ جنوری امریکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۹۴۱ء میں امریکہ برطانیہ کو تین ارب پچاس کروڑ ڈالر کی مالیت کا سامان جنگ بہم پہنچائے گا۔ ۱۹۴۰ء میں صرف دو ارب دس ہزار ڈالر کا سامان برطانیہ گیا۔

نیویارک ۱۱ جنوری۔ امریکن گورنمنٹ نے برطانیہ کو امداد کے بل میں اس ترمیم کی تجویز کی ہے۔ کہ آئندہ جو جہاز سامان لے کر برطانیہ جائیں گے۔ امریکن جنگی جہاز ان کی حفاظت کریں گے۔ برطانیہ کو جنگی امداد دینے کا بل کل ایوان نمائندگان میں پیش ہو گا۔ اس کے رو سے صدر روزویلٹ کو امریکہ کی طرف سے اعلان جنگ کا اختیار دے دیا جائے گا۔

بنکاک ۱۱ جنوری۔ سیام اور فرانسیسی ہندچینی کی سرحد پر خونریز جنگ جاری ہے فرانسیسی افواج معمولی سی مزاحمت کے بعد پیچھے ہٹ گئیں۔ اور سیامی فوج کو بہت سا سامان جنگ ہاتھ لگا۔ نیز دو شہر بھی اس کے ماتحت آ گئے۔

دہلی ۱۱ جنوری۔ میجر جنرل مولزورتھ نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا کہ ہندوستانی فوج کی تعداد پانچ لاکھ تک بڑھا دی جائیگی ہندوستان میں جہاز سازی اور طیارہ سازی کے کارخانے قائم ہو رہے ہیں۔ گذشتہ مئی سے اب تک ہندوستانی فوج میں ایک لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔

ٹوکیو ۱۱ جنوری۔ جاپانی ریڈیو نے وزیر اعظم کی ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے۔ جو جاپانی پارلیمنٹ میں ہوئی۔ اس میں جاپان اور امریکہ کی روز افزوں کشیدگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا۔ کہ جاپان اب خاموش نہیں رہ سکتا۔ کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ چین کے ساتھ جنگ نے جاپانی طاقت کو کمزور کر دیا ہے اس جنگ نے جاپان کے ہتھیار کند نہیں کئے گئے۔ جاپان دنیا کی ہر طاقت کے ساتھ ٹکر لینے کے لئے تیار ہے

لاہور۔ ۱۱ جنوری۔ آج سر سکندر حیات خاں یہاں پہونچ گئے۔ سٹیشن پر ان کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اٹلی نے برطانیہ سے صلح نہ کی۔ تو اس کی افریقن سلطنت ختم ہو جائے گی مصر میں فیصلہ کن جنگ ہو گی۔ ہندوستانی فوجیں تمام محاذوں پر خوش و خرم ہیں

لنڈن ۱۱ جنوری۔ لارڈ ہیلی فیکس کی جگہ لارڈ لائڈ کو ہاؤس آف لارڈز کا لیڈر مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ ملک معظم برطانیہ نے ایر کمانڈر انچیف کا عہدہ منظور کر لیا ہے

واشنگٹن ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ کی طرف سے سامان جنگ مہیا کرنے کے لئے ایک شرط یہ ہے۔ کہ برطانیہ دو ارب ڈالر کی جائیداد امریکہ میں کفالت کے طور پر رکھے۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ بعض اور برطانوی افواج ہوائی جہازوں کے سایہ میں طبروق کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ طبروق کے گرد گھیرا ڈالے چار روز ہو گئے ہیں۔ آج برطانوی توپ خانہ نے بندرگاہ کے مورچوں پر شدید بمباری کی۔ برطانوی بمبار بھی دیکھ بھال کرتے رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ البانیہ میں گذشتہ کئی روز بباعث خرابی موسم لڑائی بند تھی۔ مگر اب پھر یونانی فوجوں نے بڑھ کر شمالی علاقہ میں ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ یونان کے برطانوی فوجی مشن نے یونانی کمانڈر انچیف کو اس فتح پر مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے

لنڈن ۱۲ جنوری۔ کلسازی پر قبضہ کی خوشی میں یونان کے برطانوی فوجی مشن نے یونان کے کمانڈر انچیف کو جو مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ اس میں لکھا کہ۔ لائق کمانڈر انچیف نے یونانیوں کے بڑھے ہوئے حوصلوں کی وجہ سے ایسی کٹھن جگہ سر کر لی۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ امید ہے۔ کہ مشرق وسطی کی انگریزی فوجوں کے دو نمائندے عنقریب انقرہ پہونچ کر ترکی افسروں سے بات چیت کریں گے۔ یوں تو پہلے بھی کئی بار آپس میں بات چیت ہو چکی ہے۔ مگر فرانس کے ہتھیار ڈالنے کے بعد یہ دونو حکومتوں کے نمائندوں کی پہلی ملاقات ہو گی۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ رومانیہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جرمن فوجوں کی وجہ سے رومانیہ کے لوگوں میں بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ بہت سے افسروں کو الگ کر دیا گیا ہے۔ اور بہت سے سپاہیوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے۔ رومانیہ کے کسانوں کے لیڈر نے گورنمنٹ سے شکایت کی ہے۔ کہ جرمن فوج رومانیہ کے لوگوں کو لوٹ رہی ہے۔

سرینگر ۱۲ جنوری۔ حکومت کشمیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریاست کے وہ تمام ملازم جو لکھے پڑھے نہیں ہیں۔ ایک سال کے اندر لکھنا پڑھنا سیکھ لیں۔

دہلی ۱۲ جنوری۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے چیف الیکٹریکل انجینئر نے ایک ایسی مشین تیار کی ہے۔ جس میں آنکی ڈالنے سے ہوائی لڑائی کا پورا نقشہ سامنے آ جاتا ہے۔ یہ مشین کل سے وکٹوریہ ٹرمینل سٹیشن پر رکھ دی جائے گی۔

مکہ معظمہ ۱۲ جنوری۔ مکہ معظمہ سے خبریں دینے والی فرانسیسی ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ اس سال حج میں پچاس ہزار مسلمان شریک ہوئے۔ اور تمام مناسک بخیر و خوبی ادا کئے گئے۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ کل رات جرمن طیاروں نے پھر لنڈن کو آگ لگانے کی ناکام کوشش کی۔ اور کئی آتش ریز بم پھینکے مگر آگ پر جلد قابو پا لیا گیا۔ البتہ دھماکے سے پھٹنے والے بموں سے بعض لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے۔ یہ حملہ سر شام ہی شروع ہو گیا۔ اور تین گھنٹے جاری رہا۔ جنوب مشرقی علاقہ کے بعض اور شہروں پر بھی حملے کئے گئے۔ مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ کل دن کے وقت انگریزی ہوائی جہازوں نے پولینڈ اور بلجیم کے کنارے جہاں جرمنوں نے قبضہ کیا ہوا ہے شدید بمباری کی۔ نہر میں جو جرمن کشتیاں کھڑی تھیں۔ انہیں بھی سخت نقصان پہونچایا۔ بارکوں کے سامنے جرمن فوجیں ڈرل کر رہی تھیں۔ انگریزی جہازوں نے بہت نیچے اتر کر مشین گنوں سے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ کل رات بھی برطانوی طیاروں نے جرمنی اور اٹلی پر بم برسائے۔ ایک جہاز بنانے کے کارخانہ پر حملہ کیا گیا۔ جرمنی میں ولہلم شیون پر اور اٹلی میں بیٹوران پر حملے کئے گئے۔ جمعہ کے روز شمالی فرانس کے جرمن اڈوں پر برطانوی طیاروں نے جو شدید حملہ کیا تھا۔ اسے اب نازی ریڈیو نے بھی تسلیم کر لیا ہے اس حملہ میں ایک سو ستر انگریزی جہازوں نے حصہ لیا تھا۔ مگر اس نے کہا۔ کہ صرف ستر طیاروں نے اس میں حصہ لیا۔ اور ۱۵ بم گرائے۔ حالانکہ ہوائی جہاز ایک سو ستر تھے۔ اور ان کے ساتھ شکاری جہاز بھی تھے

لنڈن ۱۳ جنوری۔ نازی اخبارات بھی اس امر کا ذکر کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ طبروق کی حالت نازک ہے۔ اور اگر حالات ایسے ہی رہے تو مشرقی لیبیا پر انگریزی قبضہ ہو جائے گا۔ اور نہ صرف طبروق سے بلکہ بن غازی سے بھی اطالویوں کو ہاتھ دھونا پڑیگا

پشاور ۱۲ جنوری۔ افغانستان کے بادشاہ ظاہر شاہ نے کابل میں عید کے موقعہ پر ایک تقریر کی تھی۔ جس میں آپ نے افغانوں سے کہا کہ آپ اپنے اندر وہ تمام خوبیاں پیدا کریں۔ جو عام طور پر بڑی قوموں میں ہوا کرتی ہیں۔ اسی طرح سب کا فرض ہے کہ افغانستان کی ترقی کے لئے جو کوشش ہو سکتی ہو کریں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ افغانستان ترقی کرے۔ تو انہیں چاہیئے کہ اپنے اندر اتحاد پیدا کریں۔

شنگھائی ۱۲ جنوری چین کے اخبارات نے لکھا ہے کہ برما گورنمنٹ کا ایک مشن عنقریب چنکنگ پہونچ جائے گا۔ وہ یہ بھی لکھ رہے ہیں۔ کہ یہ مشن مارشل چیانگ کائی شیک کی دعوت پر آ رہا ہے۔ اس طرح برما چین کو پہلے سے زیادہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی